

یا محبوب کو دیکھ کر ایسی محویت طاری ہوگی کہ زبان پر کچھ آ ہی نہ سکے گا۔
میر تقی نے کہا ہے :

یہ کہتے، وہ کہتے ہم، تھا دل میں جو بار آتا
سب کہنے کی باتیں ہیں، کچھ بھی نہ کہا جاتا

یعنی جب تک یار سامنے نہ تھا، دل میں یہی کہتے تھے کہ یہ بات بھی اسے سنائیں گے
وہ بات بھی اسے سنائیں گے، لیکن یہ سب کہنے کی باتیں ہیں، وہ سامنے آتا تو کچھ
بھی نہ کہا جاتا۔

۲۔ ہم کہنے جاتے تو ہیں، مگر دیکھیے وہ یعنی محبوب سن کر کیا کہتا ہے۔

۳۔ لغات۔ اندوہ رُبا : غم دور کرنے والا۔

شرح : جو لوگ کہتے ہیں کہ شراب اور گانے سے غم دور ہو جاتا ہے،
وہ پرانے زمانے کے بھولے بھالے اور سادہ لوح لوگ ہیں۔ جنہیں اصل حقیقت
سے آگاہی نہیں۔ انہیں کچھ کہنے یا سمجھانے کا کیا فائدہ ہے ؟ وہ اصل حقیقت کا
اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔

مطلب یہ ہے کہ شراب اور راگ رنگ غم عشق کو زائل نہیں کر سکتے اور دل
کی لگی نہیں بچھا سکتے، بلکہ ان سے غم اور بڑھتا ہے۔

۴۔ لغات۔ نالہ رسا : ایسی مزید و فغاں جو مقصد پر پہنچ جائے،

یعنی جس میں تاثیر ہو۔

شرح : میں آہ و فغاں کرتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ آہ و فغاں بے اثر
ہے، کیونکہ مقصد پر نہیں پہنچتی، لیکن یہ خیال غلط ہے۔ آہ کرتے ہی مجھ پر غشی طاری
ہو جاتی ہے۔ جب وہ کیفیت دور ہوتی ہے تو پھر نالہ دل میں آ جاتا ہے۔ اب بتاؤ
کہ اگر یہ نہیں تو کون سے نالے کو رسا کہا جاسکتا ہے، جس میں اثر ہو اور جو مقصود کو
پہنچ جائے۔ عاشق محبوب کے طریق سلوک سے اتنا مایوس ہو چکا ہے کہ ہوش آتے

ہی نالے کا دل میں آ جاتا، اس کی رسائی تصور کیسے بیٹھتا ہے۔